اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ

نمبر اول و دوم

ضمیمہ متضمن مسائل مذہب محمد حسین [illegible] السنۃ

بابت ماہ ربیع الاول و الثانی سنہ ۱۳[illegible]ھ مطابق ماہ [illegible]

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ

قیمت سالانہ بابت ضمیمہ	قیمت سالانہ بابت رسالہ	تفصیل خریداران بشرح مرتب	درجات و ترتیب قیمت: مرتبہ	درجہ
[illegible]	[illegible]	اسلامی ریاستوں کے نواب اور رئیس۔	اخص قیمت	۱
[illegible]	[illegible]	گورنمنٹ انگریزی کے معزز عہدہ دار، گورنمنٹ و عام اغنیا و لائبریری و سوسائٹیاں	خاص قیمت	۲
[illegible]	[illegible]	متوسط اہل وسعت۔	عام قیمت	۳
۱۲	[illegible]	کم وسعت جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نہ رکھیں اور رسالہ پیشگی داخل کریں۔	رعایتی قیمت	۴
دعا	ثواب آخرت	بے وسعت جو دس روپیہ ماہوار کی آمدنی نہ رکھیں مگر علمیت رکھیں اور شائع کریں۔	للّٰہی قیمت	۵

اشتہار

رسالہ منح الباری فی ترجیح صحیح البخاری کے اب تھوڑے سے نسخے ہمارے پاس رہ گئے ہیں اور غالباً [illegible] کہیں نہیں ملتے۔ ناظرین کو اس کی ضرورت کا وقت جلد آئیگا جبکہ ضمیمہ آئندہ میں بعض [illegible] مقدمہ جوابات [illegible] کا [illegible] ہوا [illegible] الصوف کوئی نسخہ [illegible] اور آخر [illegible]

مصباح الادلہ

جواب ادلہ کاملہ کے بھی اب تھوڑے سے نسخے ہمارے پاس رہ گئے ہیں اور وہ بھی شاید اب دوسری جگہ نہیں ہیں ان کو خریدار ابھی [illegible] قیمت مع محصول [illegible] رسالہ کے رسالہ طلب فرماویں آپ ہی [illegible]

تحفۃ القارئین جس میں ضاد و دال کی بحث ہے اب وقت ہو چکا [illegible] اس کے شائق بھی جلدی کریں قیمت مع محصول [illegible]

اشتہار

اشاعۃ السنۃ نمبر [illegible] جلد [illegible] کی [illegible]

مطبع [illegible] میں چھپا

فہرست بعض مطالب جلد ششم اشاعۃ السنۃ

* بغرض اتصال ذکر امرا نجد نمبر صفحہ ۲۰۵ کو نمبر صفحہ ۱۹۰ سے مقدم کیا گیا *

بقیہ ریویو ترجمان وہابیہ

ہند کے مسلمانون مین کوئی دشمن سرکار انگریزی کا نہین ہے خواہ اُنکو کوئی دشمن اُنکا بلفظ وہابی مشہور کرے یا نکرے اور سچ پوچھو تو ہے بھی یون سے اسلئے کہ معرکہ حال مصر مین جسطرح ریاست بھوپال نے آمادگی اپنی واسطے اعانت مالی وجانی سرکار انگریزی کے ظاہر کی اور اُسکے جواب مین جناب لارڈ رپن صاحب بہادر گورنر جنرل ہند نے بتحریر خریطۂ خط شکریہ بیگم صاحبہ کا مع اپنجانب ظاہر فرمایا۔ اسیطرح دیگر ریاستہائے ہند نے بھی اظہار خیرسگالی کا کیا اور فتح مصر کی سب کو خوشی حاصل ہوئی۔ الحاصل یہ رسالہ اس غرض سے لکھا گیا ہے کہ سرکار عالی برٹش گورنمنٹ کو یہہ بات معلوم ہوجاوے کہ مسلمانان رعایاے ہند و ریاستہای ہند مین کوئی بدخواہ اس دولت عظمی کا نہین ہے اور جن مسلمانان ریاستہائے وغیرہ پر دشمن اُنکے تہمت وہابیت لگاتے ہین وہ ہرگز وہابی نہین اور اصل مذہب صحیح اسلام مین مسئلہ جہاد کا کسطرح پر ہے اور غربا اہل اسلام بلکہ بعض امراء مسلمین جنکی نسبت ایسی مخبری غلط کبھی ہوئی ہے یا اب ہوتی ہے وہ اس راہ رسم سے بالکل بری ہین بہوپال سے بہت پہلے وزیر الدولہ بہادر مرحوم رئیس ٹونک کو یارون نے وہابی ٹھہرایا تھا اسلئے کہ اُنہون نے بعض رسوم فتنہ انگیزی کو اپنی ریاست سے یکقلم موقوف کرادیا تھا جیسے تعزیہ سازی پیرپرستی گورپرستی وغیرہ لیکن زمانہ غدر ہندوستان مین وہ کیسے خیرخواہ سرکار انگریزی کے نکلے اسیطرح ریاست بہوپال اور متوسل اُسکے خواہ اخوان ریاست ہون جو خاندان خاص بانی ریاست میان وزیر محمد خان بہادر مرحوم مین ہین یا اہلکار ریاست بڑے ہون یا چہوٹے سب خیرخواہ گورنمنٹ عالیہ ہین اور یہہ ریاست اس امر مین فایق ہے سب ریاستون پر لیکن مفسد لوگ جسکو جو چاہتے ہین کہدیتے ہین سو یہ رسالہ اُن غریبون کا بھی مددگار ہوگا جو بلا وجہ دشمنون کی تہمتون مین پھانسے جاتے ہین اور جو

لاعلمی کے اپنے مسائل مذہبی سے کبھی محل عتاب و خطاب حکام ٹھہر جاتے ہین۔ مین خیال کرتا ہون کہ اگرچہ ایک جماعت نے کلکتہ سے لاہور تک وقتاً فوقتاً اس باب مین قلم اُٹھا کر کچھ کچھ لکھا پڑھا مطابق اپنے فہم اور استعداد کے لیکن جو اصل حقیقت مذہب وہابیت کی تھی اور جو حکم مفتی بہ مسئلہ جہاد کا دین اسلام مین ہے اسکی کشف ماہیت جسطرح اس رسالہ مین ہے کسی نے ظاہر نہین کی ورنہ اسقدر وہم وگمان غیر واقع جو گاہ گاہ بعض حکّام عالیمقام کے ذہن مین کثرت اخبار اعداء یکدیگر سے راہ پاتا ہے ہرگز پیرامون خاطر عاطر انکی نہوتا اور ایکطرح کی بیفکری اس قسم کے تنازع فضول سے حکام عالیمقام اور رعایاے مطیع دونو کو حاصل ہوجاتی۔

اس رسالہ کے دیکھنے سے یہ سچی بات سبکو بخوبی معلوم ہوجائیگی کہ تہمت وہابیت کی نسبت مسلمانان ہند کے جو دعوی پیروی قرآن مجید وحدیث کا کرتے ہین محض غلط اور براہ عداوت ہے * * ورنہ ممالک خصوصاً ریاست ہاے اسلامیہ ہند مین نکوئی وہابی مصطلح اور لامذہب عرفی ہے اور نہ کوئی بدسگال اپنے حاکم آزادگی بخش امن خواہ کا اور اگر کوئی ہو تو بتاؤ کہ کس جگہہ کس ریاست مین کون وہابی ہے اور کیا اسکا ثبوت ہے اور کہان کہان اسباب جنگ وبغاوت یا امداد باغیان دولت برطانیہ کے سامان پائے جاتے ہین جھوٹے پر لعنت خدا کی۔ جو لوگ مفسد طبع ہین وہ اپنا جرم دوسرے پر لگاکر خود براہ فریب و دغابازی نزدیک حکام کے سرخرو بنا چاہتے ہین۔ لیکن ہمیشہ دیکھا گیا کہ خدا جھوٹونکو روسیاہ کرتا ہے حکام معاملہ شناس جلد مغز معاملہ کو پہنچ جاتے ہین بہرحال اس رسالہ مین پہلے اس سے کہ مین ترجمہ عبارت متعلقہ وہابیت ومسئلہ جہاد کا اپنی کتب مولفہ قدیمہ سے تحریر کرون ایک مقدمہ مختصر بیان حال آفرینش دنیا وبیان مذہب خلق بابت اس و ارقانی وغیرہ کے لکھتا ہون جو طریقہ اہل اسلام اور مورخین کے کلام سے ثابت ہے پہر ایک کتاب کا ترجمہ فصل علیحدہ مین پہر سرگزشت

حسن عقیدت محدّثین

بجناب آئمّہ مجتہدین

اندنون جو اہلحدیث ہندپر اُن کے مخالفین یہہ تہمتین لگاتے ہین کہ وہ ائمہ مجتہدین و اولیاء کاملین اور انکے اتباع صالحین کو بے ادبی سے یاد کرتے ہین اور انکی عالی جناب مین سوء ظنی رکہتے ہین (چنانچہ گلابی چو ورقہ اور اس سے پہلے خط جعلی مفسدین دہلی مین (جسکا ذکر و جواب اشاعۃ السنہ نمبرہ جلد ۶ مین گذر چکا ہے) بڑی طمطراق سے یہہ تہمتین درج کی گئی ہین) اُن کے جواب مین جو کچہہ ہمنے یا اَور خیر خواہان اسلام و اتفاق جویان اہل اسلام نے کہا ہے اُسکو اِس گروہ کے ایک رئیس والا مقام (مجدد العصر ناقد الاثر نواب والا جاہ امیر الملک مولوی سیّد محمد صدیق حسنخان صاحب بہادر) نے بخوبی تصدیق کردیا ہے اور اِس بات کی بیان و ثبوت مین (کہ گروہ محدثین آیمہ اربعہ وغیرہ مجتہدین سلف صالحین کے جناب مین وہی عقیدت رکہتے ہین جو اُنکو محدثین سلف کی جناب مین حاصل ہے اور انکے طاعن و لاعن کو وہ ملعون اور مردود سمجہتے ہین) ایک سو چار صفحہ کی ایک کتاب عمدہ اور سلیس فارسی عبارت مین لکہی ہے اور مطبع مفید عام آگرہ مین خوبصورتی اور صفائی کے ساتہہ چہپوادی ہے جس کا نام نامی یہہ ہے

جلب المنفعة في الذب عن الائمة المجتهدين الاربعة

اور اِس نام کا ترجمہ یہہ ہے کہ یہاں نفع کو کہینچے اور حاصل کرنیوالی کتاب بیچ چار دون

مجتہدین کے جناب سے طاعن طاعنین کے روکنے اور دفع کرنے مین حاصل ہے
ہم اسمقام مین اس کتاب کا مفتتح اور خاتمہ اور بعض وسطی وضمنی فقرات ضروریہ کو
بعینہا اور بقیہ مطالب ایک سو چار صفحہ کتاب کا دو صفحہ مین خلاصہ اس غرض سے
نقل کرتے ہین کہ ناظرین حق بین وشائقین وفاق آئین اسکو اس کتاب کی فہرست
سمجہین اور اسے اسکی خوبی مضامین کو دیکہکر جمال اصلی کتاب کی شایق ہون۔

یہہ **کتاب** گروہ اہلحدیث کی اسارت ادب ائمہ دین سے برارت پر قوی
شہادت ہے۔ اور جماعت متبعین آئمہ مجتہدین وصوفیہ صافیہ کے لئی (جنکو
ان تحریرات سے کچہہ کدورت پیدا ہوگئی ہو) دافع سوءظنی وموجب **طمانیت**
اور طایفہ مفترین اور محررین کلمات توہین ائمہ دین کے لئے مورث حسرت و**ندامت**
اہلحدیث اس کتاب کو (نقد جان دیکر کیون نہ ہو) خرید کر بطور سارٹیفکیٹ
(سند) اپنے پاس رکہین۔ اور **متبعین ائمہ** مجتہدین وصوفیہ صافیہ اسکو
پڑہکر اپنے دامن خاطر کو غبار کدورت وسوءظنی بحق اہلحدیث سے پاک کرین۔
اور اس زمانہ تنزل وحالت ضعف وقلت اہل سلام مین ایک دوسرے کو امن
واتحاد کی نگاہون سے دیکہین۔ اور **مفتریان** اہل بہتان یا وہ بیخوف خارج
ازایمان (جنکی قلم سے سب سے پہلے آئمہ دین کے حق مین گالیان نکلی ہین اس کتاب
کو دیکہکر عرق خجالت نہ پائین تو کسی کنوئین یا تالاب ہی مین ڈوب کر مر جائین۔
اور اسی دوات کی سیاہی سے جس سے آئمہ دین کے حقمین کلمات سب وشتم لکہے
ہین اپنا مونہہ کالا کرکے کسی سرنگ مین جا گہسین۔

اس کتاب کی اشاعت کے بعد انکو زمین پر رہنا اور لوگون کو منہہ دکہانا بڑی
شرم کی بات ہی ڈوب کر مرجانا یا مونہہ کالا کرکے زمین مین دہس جانا اس زندگی
سے ہزار درجہ بہتر ہے (اب اس کتاب کے مطالب کو نقل کیا جاتا ہے) اس کتاب کے

شروع میں حمد وصلوۃ کے بعد کہا ہے۔

"واجب بر ہر مسلمان آنست کہ بعد از موالات خدا و رسول موالات مومنین از علماء مجتہدین و اولیا صالحین گزینند خصوصًا ولائے آن علما و ائمہ کہ ورثہ پیغمبران اند و بمنزلہ نجوم آسمان کہ در تاریکی بر و بحر راہ مینمایند۔ و در ہدایت بر روی خلق می کشایند و بر روایت و درائت ایشان اتفاق اسلامیان ست چہ ہر امت کہ پیش از مبعث خاتم رسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بود علماء او شرار آن امت بودند مگر ملت اسلامیہ کہ علماء وے خیار اند چنانکہ این امت وسطا امم ست و مرتبہ علماء این امت مرتبہ خلفاء رسول ست صلعم سنت مطہرہ ویرا صلعم کہ احیانًا مے میر د زندہ میکنند و روح تازہ در کالبد اسلام مے دمند بہم قام الکتاب و بہ قاموا و بہم نطقت السنۃ وبہا نطقوا ؎

فلولا الھوی ماعرفناھم		ولولاھم ماعرفنا الھوے	
نزد من ہر شب نسیم صبح را آمد شد ست		از تو پیغام آورد از من برد آرام را	

ہیچ یکے از امامان دین کہ امت سر بقبول ایشان فرود آوردہ ست ہمچو ائمہ اربعہ مجتہدین و غیر ایشان از جہابذہ حدیث چنان نبودہ ست کہ اعتقاد مخالفت رسول صلعم در سنتے از سنن و حدیثے از احادیث وے علیہ الصلوۃ والسلام بدل داشتہ باشد چہ دقیق سنت و چہ جلیل و چہ کثیر حدیث و چہ قلیل آن بلکہ ہمگنان متفق بودہ اند بر وجوب اتباع رسول و برانکہ ہر کسے از کسان امت چنانست کہ سخن او ماخوذ و متروک می تواند شد الا رسول صلعم لکن اگر یکے را قولے یافتہ شود کہ حدیث صحیح خلاف وست پس لا بد ویرا در انجا عذرے خواہد بود در ترک آن حدیث و جماع اعذار سہ عذر ست یکی عدم اعتقاد بآنکہ گفتہ رسول ست دوم عدم اعتقاد بآنکہ مرادش باین قول نہ آن مسئلہ ست سوم اعتقاد نسخ آن حکم و این ہر سہ صفت چند سبب دارد

پہر صفحہ ۳ سے ۴۲ تک ان اسباب کی تفصیل مین دس سبب بیان کئے ہین جو اکثر جلد اول ضمیمہ اشاعۃ السنہ مین بیان ہو چکے ہین - از انجملہ ایک سبب یہ ہے - کہ بعض احادیث بعض ائمہ کو نہین پہنچی ہین اسکی تفصیل مین مخفیات صحابہ و تابعین وائمہ مجتہدین کو عمدہ طرز سے بیان کیا ہے اور وہ تفصیل ہمارے ضمیمجات سے کے میں ہو چکی ہے -

پہر صفحہ ۴۲ بیان کیا ہے کہ جب کسی مجتہد کا عمل کسی حدیث کے مخالف معلوم ہو تو وہ منجملہ ان اسباب عشرہ کسی سبب پر محمول ہے - اسمین عمداً مخالفت کی تجویز جائز نہین ہے -

پہر صفحہ ۵۲ سے ۵۶ تک اس امر کو بیان کیا ہے کہ حلال کو حرام یا حرام کو حلال کہنے پر یا کسی اور امر پر جو وعید آئی ہے مجتہد اسکا مورد نہین ہو سکتا اور اس کے موانع کو بہ تفصیل بیان کیا ہے اور اسکے ضمن مین یہہ مسئلہ بہی بیان کیا ہے کہ عام حکم وعید خاص اشخاص پر نہین لگایا جا سکتا -

پہر صفحہ ۵۷ اس بحث کا خلاصہ بالفاظ ذیل بیان فرمایا ہے و خلاصہ کلام درین مقام آنست کہ لعن و طعن جاہلان در حق ائمہ اسلام خواہ از مقلدان در بارہ محدثان باشد و خواہ از متبعان در بارہ مجتہدان متوجہ بد و امر ست یکی ترک تقلید ائمہ و این ترک را موجب سوء ظن تارک در حق امام شناسند و مثل اوست طعن غیر مقلدان بر مقلدان در ترک عمل بحدیث صحیح کہ مخالف قول ائمہ مجتہدین ست و این را نیز منجر بسوی ائمہ خود دانند و بر آن بناسب و شتم مخالفان خود مینمایند دیگر طعن و لعن در بارہ فعل بعض افعال ست کہ بران وعید آمدہ و صدور آن از بعض آئمہ معلوم ست پس جواب از امر اول ہمان اسباب معذرت ست کہ مذکور شدہ و نزد وجود اعذار ہیچ یکے را نمیرسد کہ بزرگان دین را در شکنجہ طعن و تشنیع کشد چہ ایشان ہرگز ترک عمل بحدیث از راہ

نفسانیت و عصبیت و حمیت جاہلیت نکردہ اند چنانکہ پس آیندگان ایشان مدعیان و
وجود اعذار صحیحہ و اسباب سائغہ میکنند و جواب از امر ثانی منع لحوق وعید ست بوجوہ
متقدمہ مذکورہ درین کتاب بر وجہ فصل خطاب و علی ہذا جملہ اکابر ملت اسلامیہ مصون اند
از طعن و لعن این جاہلان بیخبر و سفہاء شوریدہ سر خواہ آئمہ اربعہ مجتہدین باشند
یا عصابہ محدثین یا جماعہ صالحہ متصوفین یا طائفہ دیگر از متقدمین خصوصاً آنانکہ پیش
از ہزار و صد ہا سال جلوہ گر بودند و زمانہ خیر قرون ایشان را دریافتہ گو این دریافت قلیل
باشد خواہ کثیر مثلاً امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کہ اول ائمہ اربعہ اہل اجتہاد ست
و امام دار الہجرہ مالک بن انس و امام شافعی و احمد ابن ہر چہار بزرگوار رضی اللہ عنہم
اجمعین در قرن ثالث از قرون ہجرت مشہود لہا بالخیر بودند۔

پھر صفحہ ۵۸ وغیرہ مین اُن ائمہ کا خیر القرون مین داخل ہونا ثابت کیا ہی اور
قرون ثلثہ کی حد بیان کی ہے۔

پھر صفحہ ۶۲ و ۶۳ امام ابو حنیفہ کے فضایل و مناقب بیان کئے اور جو اُن کی
نسبت عربیت سی کم واقف ہونا اور حدیث کی روایت کم کرنا بیان کیا گیا ہے اسکا محمل و مطلب
بتایا ہے پھر صفحہ ۵۶ وغیرہ بقیہ آئمہ اربعہ کے فضایل بیان کئے ہین۔

پھر صفحہ ۶۶ مین فرمایا ہے "پس اگر نیک بنگا قند دریابند کہ مقلدان راستگو و
تابعان حق جو از برائے ایمہ موصوفین ہمین عصابہ محدثین ست و این احناف و شوافع
وغیرہا کہ تقلید را در برابر حدیث اختیار کردہ اند و مسایل قیاسیہ احکام اجتہادیہ بر کلام
خدا و رسول ترجیح می نہند در حقیقت تارکان تقلید ایمہ و منکران ارشادات ایشان
اند خود جادہ خلاف امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ می سپرند و تہمتش بر متبعان می نہند
وقد خاب من افتریٰ"۔

پھر اسکی تائید مین صفحہ ۶۷ سی ۸۲ چارون اماموں کے اس مضمون کے اقوال نقل کئے ہین

کہ اونہون نے فرمایا کتاب و سنّت کے سامنے ہمارے اقوال کو چھوڑ دو اور نص کے ہوتے کسیکی تقلید نکرو امام ابو حنیفہ کے ۷ قول امام مالک کے ۳ امام شافعی کے ۹ امام احمد کے ۳ - پھر صفحہ ۸۳ مین لوگون کے اس خیالی وادعاعی اجماع کی حقیقت بیان کی ہے جسکا ہر باب مین لوگ بلاتحقیق و ثبوت دعوی کرتے ہین - پھر صفحہ ۸۷ و ۸۸ مین ائمہ محدثین واصحاب صحاح ستہ کی حالات وفضایل بیان کئے ہین -

پھر صفحہ ۸۹ مین بیان کیا ہے کہ جو نفسانی اختلاف مسلمانون مین آجکل ہو رہا ہے صحابہ و تابعین وائمہ مجتہدین مین اس قسم کا اختلاف نہ تھا - پھر صفحہ ۹۲ سے ۹۸ تک باہمی تکفیر سے روکا ہے اور اسکے ضمن مین یہہ بھی بیان کیا ہے کہ ہمارے نزدیک تقلید بمقابلہ نص حرام و شرک ہے و مع ہذا ہم اس فعل کے مرتکب پر بالخصوص کفر و شرک کا فتوی نہین لگاتے -

اخیر رسالہ مین صفحہ ۱۰۳ و ۱۰۴ فرمایا ہے دبالجملہ مقصود از خامہ فرسائی درین رسالہ بیان ہمین معنی ست کہ گمان سوء ادب از عصابہ حدیث درحق ائمہ اربعہ مجتہدین وغیرہم از علماء دین خواہ متقدمین از سلف صالحین باشند یا متاخرین متبعین افتراء محض سوء ظنی بحق خاص مومنین ست ورنہ قدر و منزلت ایشان چندانکہ در نظر زمرۂ موحدین بودہ است معشار آن در طایفہ مقلدین ثابت نمیشود وچہ قسم می تواند شد کہ ہر کہ مسمّی بجناب سید المرسلین ست بانکار حدیث و عمل را بر سنت صحیحہ او بمقابلہ قیل و قال مجتہدین و مجادلین نمی پسند دارد ازوے توقع تعظیم و تکریم ائمہ دین کجا و علی فرض المحال اگر عاملان سنت ائمہ را بنظر حقارت می بینند آخر ہمین جہت می بینند کہ خلاف آنہا با احادیث در احکام و مسائل معلوم ایشان شدہ ست گو خصم این حرف را از ایشان بنا بر عصبیت و جاہلیت نہ پذیرد نہ بجہت کدام امر دیگر پس این تحقیر نسبت باز ورا از مقلدین کہ درباره احادیث و قرآن میکنند و لیل و نہار در ضد و رد و انکار مسائل ثابتہ بسنن صحیحہ بودہ اند بے شبہ حقیر و قلیل ست مصرعہ

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ❊ فرقی کہ از ائمہ مجتہدین تا جناب شفیع المذنبین ست
بر فردے از افراد مسلمین مخفی نیست اللہم مگر آنکہ یکے کور مادر زاد باشد و بصر بصیرتش
باطل افتادہ و انکار مقلدین و تحاشی ایشان از اتباع سنن سید المرسلین چیزیست کہ
بر ہر یکے از موافقین و مخالفین ظاہر ست و انکارش مکابرہ بیش نیست و اگر انکار ایشان
درین باب ثابت ست اہلحدیث چہ گناہ کردہ اند کہ سخن ایشان در تحاشی سوء ادب بجناب
ائمہ مجتہدین مقبول نیست ؎ الہی دیدۂ تحقیق دہ ہر یک مقلد را ❊ چو عینک تا بکی ہر سو بچشم دیگران بیند۔

خلاصہ مطالب رسالہ ختم ہوا جو غالبًا ناظرین کو مطالعہ اصل کتاب کا شائق کریگا جس سے ان کو حسن عقیدت محدثین بجناب ائمہ مجتہدین کا کامل یقین ہوگا وباللہ التوفیق۔

خط بنام اڈیٹر مشیر قیصر

مشیر قیصر

میرے معزز و مکرم دوست مولوی غلام محمد خان صاحب اڈیٹر اخبار

السلام علیکم۔ جو مضمون آپ نے اپنے اخبار نمبر ۲۴ جلد ۷ مطبوعہ ۱۶ اکتوبر ۱۸۸۳ء میں بعنوان علماء اہل اسلام کی نا اتفاقی کے زیب قلم فرمایا ہے میں اسکی قدر کرتا ہوں اور اسکو نیک نیتی اور اتفاق طلبی پر مبنی سمجھتا ہوں۔ و لہذا ان کی شکریہ کو اپنا فرض جانتا ہوں مگر ساتھ ہی اسکے اسقدر افسوس بھی ظاہر کرنا مناسب نہیں سمجھتا کہ تین فقرہ اس مضمون کے میری ناقص سمجھ میں نہیں آئے۔

ایک یہ کہ گروہ اہلحدیث ایک جدید فرقہ ہے دوم یہہ کہ اس گروہ کی تصانیف میں حضرت امام اعظم کوفی رضی اللہ عنہ کی توہین اور علم حدیث سے لاعلمی وقتًا فوقتًا درج ہوتی ہے۔ سوم یہہ کہ محمد حسین (خاکسار) کی اکثر تصانیف میں ایسا تذکرہ ہوتا ہے جو انکی بعض مخالفین نے کیا ہے جس سے بجز چھیڑ چھاڑ اور کدورتوں آدمی کے دل کو کہانیکے کچھ حاصل نہیں"۔

منجملہ ان فقرات کے فقرہ اول کے سمجھانیکی تو میں آپکو تکلیف دینا نہیں چاہتا اسکے سمجھنے میں میں خود ہی مشقت اٹھاؤنگا اور جو سمجھ میں آیا اسکو اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں درج کردونگا۔ فقرہ دوم و سوم کے سمجھنے و سمجھانیکے جناب کو تکلیف دیتا ہوں براہ مہربانی آپ یہ تکلیف گوارا فرما کر میرے دو سوالونکا جواب دیں

(۱) آپنے تصانیف علماء اہلحدیث مین ایسی کونسی کتاب دیکھی یا سنی ہی جسمین امام الائمہ فخر الامۃ حضرت امام ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کی توہین یا علم حدیث سے لاعلمی پائی جاتی ہے -

(۲) خاکسار کی تصانیف مین آپنے ایسی کونسی جگہہ پائی ہے جسمین اس امام عالیمقام کا ایسا تذکرہ ہی جسمین جناب ممدوح کی توہین موجود ہی اور اس سی کسی منصف متبع امام کی (جسکو اس تذکرہ کی پڑہنی سے پہلے سے میری نسبت سوءظنی نہ ہو) کی دلشکنی متصور ہو -

مگر سوال اول کے جواب مین یہہ ملحوظ خاطر رہی کہ وہ کتاب جسمین امام صاحب کی توہین ہو اس گروہ کے کسی عالم کی تصنیف ہو نہ محض کسی کتاب فروش کے - اور بوقت جواب سوال دوم یہہ پیش نظر فیض اثر رہی کہ دو چار سطرین عبارت توہین آمیز کے ماقبل و مابعد سی بہی دیکہہ لی جاوین ایسا نہ ہو کہ جس عبارت کو آپ توہین سمجہتے ہین اسکا توہین نہ ہونا اسی مین ثابت کیا گیا ہو +

بجواب سوال اول اگر آپ ایسی کتاب کا جسمین امام صاحب کی توہین ہو نام بتادینگے تو مین اسکی مصنف (اگر وہ اس گروہ کا عالم ہے) سی توبہ کراونگا - ورنہ اُسکو اپنی گروہ سی باضابطہ خارج کرنیمین کوشش کرونگا اور بجواب سوال دوم اگر میری تصانیف مین کوئی جگہہ بتائینگے جسمین امام صاحب کی توہین ہو تو مین بذات خود لکہنو مین حاضر ہو کہ اس فعل شنیع و جرم قبیح سی آپکے ہاتہہ پر بیعت توبہ کرونگا -

اور اگر آپنے ہماری یا ہمارے گروہ کی اصل تصانیف کو نہین دیکہا جو فرمایا ہی اسمین سنی سنائی بات پر یا کسی مخالف کی نقل و اقتباس پر بہروسہ کیا ہی (چنانچہ آپ کا اُسی پرچہ کی سطر ۷ و ۸ و ۹ کالم اول صفحہ ۲۰ کا یہہ فقرہ " راقم کو بہت کم اتفاق ایسی تصانیف دیکہنی کا ہوا ہی مگر جہانتک اُسکا اقتباس نظر سی گذرا الخ اسپر شاہد ہی) اور اسوجہہ سی آپ اس بحث کو طول دینا نہین چاہتی تو ہم بہی خواہ مخواہ الجہنی کو پسند نہین کرتے آپ خوب جانتی ہین کہ ہم ۱۸۸۱ء سی شخصی مباحث کو ترک کر چکی ہین اس صورت مین آپکو مناسب ہے کہ اب ہماری اس خط کو اپنی اخبار مین چہاپدین جسکی اخیر مین ہم یہہ کہتی ہین کہ جس شخص کی دل مین امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی توہین ہی یا اسکی قلم و زبان سی بغرض توہین ایسے کلمات جنسی ان کی اتباع کے دل دکہین سرزد ہون وہ خدا کا رسول کا ایمان کا اسلام کا دشمن ہی - م

اسکو فتح دی ان دونون مین بڑی بڑی لڑائیان ہوئین وہابیون نے بڑی ہزیمتین پائین اُنہین مین ایک واقعہ ماویہ کا تہا جو (۱۲) یار مین ۱۸۱۷ء مین واقع ہوا اور واقعہ عنیزہ اور شقرا جو (۱۴) کانون ثانی مین ۱۸۱۸ء مین واقعہ ہوا اسکے بعد ضرمہ مین ایک لڑائی ہوئی پہر درعیہ مین ایک جنگ ہوئی۔ ابن سعود نے بہت زاد جمع کیا اور لشکر اکٹہا کرکے درعیہ مین قلعہ بند ہوا ابراہیم پاشا ایک مدت تک اسکو گہیرے رہی بعد اسکے قلعہ فتح ہوا اور ابراہیم پاشا نے قلعہ مین داخل ہوکر ابن سعود اور اسکے گہر والون کو مقید کیا کوئی اُنہین سے بہاگ نہ سکا سواے ایک بیٹے ترکی کے اور بعضون نے کہا ہے کہ جب ابن سعود اپنی نجات سے مایوس ہوا اور درعیہ بالکل مصریون کی گولہ باری وغیرہ سے برباد ہوگیا تو ابراہیم پاشا سے اس نے امن چاہی ابراہیم نے اُسکو امن دی اور یہ واقعہ (۸) ذی قعدہ کو ۱۲۳۳ہجری مین ہوا یعنے بقول ۱۸۱۸ء میلادیہ مین غرض ابن سعود ابراہیم پاشا کے پاس آیا اور اپنے تئین اُسکو سونپ دیا اور امن چاہی اور ایک دن کی مہلت مانگی ابراہیم نے اُسکی بہت تعظیم کی اور مہلت دی دوسری دن اُسکی شرط کے موافق اسکو مصر لیجانا چاہا ابن سعود حسب حکم سلطان مصر کیطرف ایک لشکر کی حفاظت وحراست مین روانہ ہوا چودہوین ذیقعدہ کو وہان سے چلکر اٹہارہوین محرم کو محمد علی پاشا عزیز مصر کے پاس پہنچا عزیز مصر نے اسکا بہت اکرام کیا ایک خلعت دیکر آستانہ علیہ سلطان کو روانہ ہوا (۱۷) صفر (۱۶) کانون اول مین سن مذکور ہی وہان داخل ہوا وہان باندہکر مار اگیا اور خزندارہ اور عبدالعزیز بن سلیمان جو اسکا کاتب ہوا وہ دونون قید رہی۔

پہر فصل ہفتم مین خاص کر محمد بن عبدالوہاب نجدی کے حالات بالفاظ ذیل بیان کئے ہین۔

محمد بن عبد الوہاب کا حال کرنیل یوس قند بک امیر کانی نے اپنی کتاب
مرآۃ الوضیہ فی الکرۃ الارضیہ کی چوتھی فصل مین بلاد عرب کے حالات مین
صفحہ ۴۲۶ مین یون لکھا ہے کہ اوائل اس قرن مین طائفہ وہابیہ قوی ہوا اور
یہہ گروہ ایک مرد تمیمی کیطرف منسوب ہے کہ اسکو محمد بن عبد الوہاب کہتے ہین اور وہ
قبیلہ مسالیخ مین سے تہا اولاد علی سے اور اس قبیلہ کا بقیہ نواحی زبید مین ہے ۔
خلیج عجم پر اور محمد بن عبد الوہاب درعیہ مین تہا نجد مین اور حاکم وہان کا ان
دنون سعود بن عبد العزیز عنزی تہا ربیعۃ الفرس کے قبیلہ سے کہ وہ شیخ تہا شہر کا
غرض سعود ابن عبد الوہاب سے متفق ہوگیا اور اسکی تعلیمون کو پہیلانے لگا سنہ ۱۷۶۰
مسیحی مین اور اسکے بعد عبد العزیز ابن سعود حاکم ہوا اور دو بڑے لشکرون پر غالب
آیا جو وزیر بغداد نے اسکی طرف روانہ کئے تہے اور ایک بڑے لشکر پر اور فتح پائی جو
زید بن مساعد شریف مکہ کے زیر نشان تہا سنہ ۱۷۹۴ مین اور یہہ گروہ وہابیون کا
عراق مین غالب ہوگیا اور مسجد علی پر انہون نے غلبہ کیا اور اسکو ویران کر دیا اور سنہ ۱۸۰۴
مین عبد العزیز نے اپنے بیٹے سعود کو بارہ ہزار فوج کے ساتھہ روانہ کیا اور وہ طائف
اور مکہ پر حاکم ہوگیا اور پہر جدہ کو گیا اور اسکا محاصرہ کیا اور وہان اسکو اپنے باپ
کے موت کی خبر ملی وہ درعیہ کو لوٹ آیا اور سنہ ۱۸۰۸ مین پہر حجاز کو گیا اور مدینہ منورہ
کو فتح کیا اور اسکی اطراف پر مسلط ہوگیا اور وہان فرمان روائی کی سنہ ۱۸۱۵ تک پہر
ابراہیم پاشا اسکے دور کرنے پر مستعد ہوا جو والی مصر تہا اور کئی لڑائیون مین اسپر
غالب آیا یہانتک کہ اسکو ملک حجاز سے نکال دیا اور سعود مرض بخار سے درعیہ
مین مر گیا اور پچاس برس کی اسکی عمر تھی اور اسکی اولاد نجد پر حاکم رہی اور اسکی اطراف
پر ابتک حاکم ہے اور قصبہ ان کا مدینہ ریاض ہے اور وہ لوگ سب وہابیون مین سے
ہین انتہی اس کتاب کے تاریخ تالیف سنہ ۱۸۵۲ء اور مراجعت اس کتاب کی بغیر نظر ثانی

۱۸۱۷ء مین ہوئی اور اسی مؤرخ نے یہہ بھی کہا ہے کہ نجد اُس ملک کو کہتے ہین جو متصل شام جانب شمال واقع ہے اور عراق سے جانب مشرق اور حجاز سے جانب غرب اور یمامہ سے جانب جنوب اور وہ بہت پاکیزہ ملک ہے عرب کا اور شعرائے عرب نے اکثر اُسکی تعریف کی ہے اور اُسمین ایک زمین واقع ہے جسکو کلیب بن وائل بن ربیعہ نے رمنہ مقرر کیا تھا اور آخر یہہ امر اُسکے قتل کا سبب ہوا اور بڑی لڑائی ہوئی جو حرب بسوس مشہور ہے اور وہ لڑائی عرب مین ضرب المثل ہو گئی اور جبل عکاذ بھی اُسملک مین واقعہ ہے کہ ایک مدت سے عربی فصیح سوا اُسکے اور کہین باقی نہین۔

اسکے بعد نواب صاحب نے ان حالات محمد بن عبد الوہاب سے یہ نتیجہ نکالا کہ ہندوستان کے مسلمانون مین ان حالات کا نام و نشان بھی نہین پھر انکو کیون وہابی کہا جاتا ہے اور بیان کیا ہے کہ ہندوستان کے روسا و اُمرا خصوصاً رئیسہ بھوپال نے ہمیشہ وقتاً فوقتاً گورنمنٹ کی خیر خواہی و معاونت سے گورنمنٹ کی خوشنودی حاصل کی ہے چنانچہ فرمایا ہے الحاصل جو حال وہابیون کا ان سات فصل مین تحریر ہوا اس سے زیادہ کسی کتاب تاریخ وغیرہ مین کسی نے نہین لکھا اور یہہ موافق تحریر و تحقیق علمار عیسائین کے ہے اس سے زیادہ تحقیقات بھی ممکن نہین ہے اس حال کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانان ہند مین کوئی بھی اُن سنی وہابی مذہب نہین ہے اسلئے کہ جو کارروائی ان لوگون نے ملک عرب مین عموماً اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین خصوصاً کی اور جو تکلیف اُن کے ہاتھون سے ساکنان حجاز و حرمین شریفین کو پہونچی وہ معاملہ کسی مسلمانان ہند وغیرہ نے ساتھ اہل مکہ و مدینہ کے نہین کیا اور اس طرحکی جراءت کسی شخص سے نہین ہو سکتی اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ یہہ فتنہ وہابیون کا ۱۸۱۸ء مین بالکل خاموش ہو گیا اُسکے بعد کسی شخص امیر و غریب نے اُسملک مین پھر سر فتنہ اُٹھایا

× × عہدنامہ بھوپال ابھی ۱۸۱۸ء مین ہوا جو سال ختم فتنہ اہل نجد کا ہے جنکی طرف

وہابی منسوب ہین- اُس دن سے آجکا دن ہے کہ کسی نے سرکار برٹش سے کسیقسم کی مخالفت و سرکشی نہین کی بلکہ بپابندی قول و قرار مذکور زمانہ غدر ہندوستان مین جبکہ اکثر رعایا خالصہ انگریزی کی بدل گئی رؤساء ہند نے بقدر اپنی طاقت و مقدرت کے سرکار برطانیہ کو رسد و فوج اور مال سے مدد واجبی دی نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ نے بہوپال سے تا جہانسی فوج ریاست بہیجی اور غلہ واجناس علاقہ بہوپال سے ہر طرح کی اعانت کی- اِسی طرح نواب شاہجہان بیگم صاحبہ عالیہ نے ہنگامۂ فوج کشی کابل مین مستعدی اپنی واسطے مدد سرکار انگریزی کے فوج و مال سے ظاہر کی اور سال حال مین جبکہ مہم مصر پیش آئی طرح طرح کی دلسوزی اور اعانت ظاہر فرمائی یہانتک کہ جب سرکار نے اعرابی پاشا کو شکست دی اور مُلک مصر پھر توفیق پاشا خدیو مصر پر مسلم ہُوا تو اُسکی خوشی مین انواب قلعہ فتحگڈہ سے سر کین اور خریطۂ خط تہنیت روانہ صدر کیا اسی طرح ہر موقع مین باتفاق نامہ نگار سب سے پہلے اپنی خیرسگالی اور مددوہی کا ارادہ سچے دل سے ظاہر کیا جسکا شکریہ ذریعہ تحریر سررشتہ و تار ہاے برقی مکرر سہ کرر طرف سے جناب ولیسرای کشور ہند کے معرض اظہار مین آیا اور یہ کارروائی موجب کمال خوشی حُکّام عالی مقام ہوئی-

پہر فصل ہشتم مین جناب مؤلّف نے حسب عدہ اپنی مختصر سرگذشت لکہی ہے اور اُسکے ضمن مین نجدیون کا ۱۸۱۸ء مین منقرض ہوجانا- اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کا مذہب حنبلی کا مقلّد ہونا اور اہلحدیث ہندوستان کا تقلید مذہب خاص سے منکر ہونا اور عبدالوہاب نجدی سے کوئی تعلق وراہ رسم نرکہنا اور اہلحدیث کی کتابون مین گورنمنٹ انگلشیہ سے بغاوت و جہاد کی ترغیب کا نہ پایا جانا اور ہندوستان مین کسیکا بہی وہابی مذہب ہونا اور اہلحدیث کو اندادہ عدت وہابی کہنا بیان کیا ہے اور فرمایا ہے

وہابی منسوب ہین۔ اُس دن سے آجکا دن ہے کہ کسی نے سرکار برٹش سے کسی قسم کی مخالفت و سرکشی نہین کی بلکہ بپابندی قول و قرار مذکور زمانہ غدر ہندوستان مین جبکہ اکثر رعایا خالصہ انگریزی کی بدل گئی رؤساء ہند نے بقدر اپنی طاقت و مقدرت کے سرکار برطانیہ کو رسد و فوج اور مال سے مدد واجبی دی نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ نے بھوپال سے تا جہانسی فوج ریاست بھیجی اور غلہ و اجناس علاقہ بھوپال سے ہر طرح کی اعانت کی۔ اِسی طرح نواب شاہجہان بیگم صاحبہ عالیہ نے ہنگامۂ فوج کشی کابل مین مستعدی اپنی واسطے مدد سرکار انگریزی کے فوج و مال سے ظاہر کی اور سال حال مین جبکہ مہم مصر پیش آئی طرح طرح کی دلسوزی اور اعانت ظاہر فرمائی یہان تک کہ جب سرکار نے اعرابی پاشا کو شکست دی اور ملک مصر پھر توفیق پاشا خدیو مصر پر مسلم ہوا تو اُسکی خوشی مین انواب قلعہ فتحگڈھ سے سرکین اور خریطہ خط تہنیت روانہ صدر کیا اِسی طرح ہر موقع مین باتفاق نامہ نگار سب سے پہلے اپنی خیر سگالی اور مدد دہی کا ارادہ سچے دل سے ظاہر کیا جسکا شکریہ ذریعہ تحریر سرشتہ وتار ہاے برقی مکرر سہ کرر طرف سے جناب وائسرائے کشور ہند کے معرض اظہار مین آیا اور یہ کارروائی موجب کمال خوشی حکام عالی مقام ہوئی۔

پھر فصل ہشتم مین جناب مؤلف نے حسب وعدہ اپنی مختصر سرگذشت لکھی ہے اور اسکے ضمن مین نجدیون کا ۱۸۱۸ء مین منقرض ہوجانا۔ اور محمد بن عبد الوہاب نجدی کا مذہب حنبلی کا مقلد ہونا اور اہلحدیث ہندوستان کا تقلید مذہب خاص سے منکر ہونا اور عبد الوہاب نجدی سے کوئی تعلق و راہ و رسم نرکھنا اور اہلحدیث کی کتابون مین گورنمنٹ انگلشیہ سے بغاوت و جہاد کی ترغیب کا نہ پایا جانا اور ہندوستان مین کسیکا بھی وہابی مذہب ہونا اور اہلبدعت کا اہلحدیث کو ازراہ عداوت وہابی لکھنا بیان کیا ہے اور فرمایا ہے

جب بسبب اغوای ملازمان قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ کے ٹیمس آف انڈیا نے اپنے
پرچہ خبر مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۸۱ء مین حسب فرمایش سید حسن و سید احمد و منشی لطف اللہ
خان و سید عبداللہ ساکن سورت آل عیدروس یہ چہاپا کہ ہم لوگون نے عربی خبار
جوایب مطبوعہ قسطنطنیہ مورخہ ۲۵ محرم ۱۲۹۷ھ مطابق ہشتم جنوری ۱۸۸۰ء نمبر
اس مضمون کو پایا ہے کہ صدیق حسن خان ایک معزز وہابی نے جو شوہر ہز ہائینس
رئیسہ بہوپال جی ایس آئی ہین دو تین اپنی خاص تصنیف کی کتابین مطبع جوائب
مین چہپنے کو بہیجی ہین خطبہ کتب سے ظاہر ہے کہ یہہ کتابین خلاف عام قواعد اسلام
اور امن والی مسایل مذہبی کی ہین اور اس صحیح مذہب کے خلاف ہین جو بارہ سو برس
سے ایک طرح پر چلا آتا ہے اور یہہ کتابین تائید مذہب وہابی مین ہین جوائب ماہ
مین صاحب جوائب نے ٹیمس کو جواب دندان شکن دیا اور غلطی خبر مذکور کی ثابت
کر دی - پہر دوبارہ سید حسن وغیرہ چار نفر مذکورین نے ٹیمس آف انڈیا مین وہابی ہونا
میر الطبع کرایا اسپر ریاست نے اعتراض کیا اور اجنٹی سیہور اور اندور کو لکہا آخر ٹیمس
نے لکہنا خبر مذکور کا جہوٹ سمجہکر ترک کر دیا کیونکہ ان کتابون مین بغاوت یا جہاد کا
ذکر نہین ہے بلکہ وہ مذہبی کتابین بھی نہین علم تاریخ ولغت معانی وبیان وغیرہ کی
ہین - پہر ماہ ذیقعدہ ۱۲۹۸ھ ہجری مین سید حسن مذکور مر گیا اسلئے اس جگہہ بضرورت
بیان حال خبر مذکور لکہنا اس بات کا ضرور ہوا کہ یہہ وہابیت کس چیز کا نام ہے جسپر
اس قدر شور وغل ہوتا ہے اور ہر شخص اور قوم کی دشمن جب کسیکو ایذا پہنچانیکا قصد
کرتے ہین تو نزدیک حکام وقت کے اسکو وہابی ظاہر کرکے بدنام کر دیتے ہین سو اصل
اسکی یہہ ہے کہ بموجب تحقیقات علماے عیسوی کے جسطرح کتاب آثار الادیان وغیرہ
مطبوع بیروت مین لکہا ہے یہہ بات معلوم ہوئی کہ محمد بن سعود نام ایک امیر ملک نجد
مین تہا اسکے وقت مین ایک شخص محمد عبد الوہاب نام ظاہر ہوئے وہ ان سے اور قوم بوہرہ

سے مخالفت مذہبی ہوئی محمد بن سعود نے اُنکی مدد کی یہہ واقعہ ۱۷۴۲ء مین ہوا اور
بعد ۱۷۶۵ء کے ابن سعود مرگیا۔ اُسکی جگہہ بیٹا اُسکا عبد العزیز نام قایم ہوا اُس نے اپنے
باپ کی طرح پر مذہب محمد بن عبد الوہاب کا رواج دیا اور اطراف نجد و ملک عرب مین
لڑائی شروع کی یہان تک کہ ۱۷۹۲ء یا ۱۷۹۴ء مین مکہ و مدینہ پر فتح پائی اور بہت
علاقہ لے لیا اُسکے بعد بیٹا اُسکا سعود نام ۱۸۰۴ء مین حاکم ہوا اور باپ کے طریقہ پر
کارروائی کی یہانتک کہ حسب الحکم سلطان محمود خان والی روم کے محمد علی پاشا مصر
نے ۱۸۱۱ء مین اُسپر فوج کشی کی اور شکست دی پہر وہ ۱۸۱۴ء مین مرگیا اسکی عمر ۶۸
برس کی تھی اُسکی جگہہ اُسکا بیٹا عبد اللہ نام قایم ہوا اُسکی لڑائی ابراہیم پاشا
بن محمد علی پاشا سے ۱۸۱۶ء مین ہوئی اور آخر کو مقید ہوکر اسلامبول بہیجا گیا وہان جاکر
قید مین مرگیا اور یہہ فتنہ ۱۲۳۴ھ مطابق ۱۸۱۸ء مین ختم ہوگیا۔

اصل اس مذہب کی یہہ ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ سوا اطراف ملک نجد کے
کسی دوسری جگہہ مذہب مذکور نے رواج نہین پایا اور دوسری کتب تاریخ بیروت
سے جو تالیف علمائے عیسوی کے ہین یہہ بات بھی معلوم ہوئی کہ مذہب محمد بن عبد الوہاب
کا حنبلی تہا جب سے سعود وغیرہ اور اُسکے مددگار مٹ گئے پہر کسی نے اُسدن سے آج دن
تک اُس ملک مین خروج نہین کیا ہندوستان کے مسلمان ہمیشہ سے مذہب شیعی یا حنفی
رکھتے ہین انکی راہ و رسم ملک نجد سے کسی تاریخ سے ثابت نہین ہوتی اور نہ کوئی شخص مسلمان اُس مسلک کا
مرید یا شاگرد اُن لوگون کا ہے اور نہ کوئی کتاب اُس مسلک کی اس اقلیم مین رائج ہے
لیکن ہم دیکھتے ہین کہ ایک شہر مین بعضے لوگ بعضونکو وہابی کہتے ہین اور ایک دوسرے کے
رد مین کتابین بناتے ہین اِسکے سبب مینے جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہہ فساد آپسکی عداوت
سے ہے اسلئے کہ مذہب اسلام مین باوجودیکہ تہتر فرقے ہین جنکی گنتی علمائے اسلام نے
اپنی کتابون مین لکھی ہین انمین کسی جگہہ کوئی فرقہ بنام وہابیہ نہین گنا۔ ان کے سوا جنکو

ہندوستان مین انکے دشمنون نے وہابی مشہور کیا ہے وہ اِس نام سے انکار کرتے ہین اور کوئی تعلق اُسکا ملک نجد سے ثابت نہین ہوتا - پہر جو غور کیا گیا کہ وہ کون مسایل ہین جن کے سبب سے ایک فرقہ کا نام بدعتی ہوا اور دوسرا وہابی کہلایا تو معلوم ہوا کہ وہ چند مسئلہ ہین - بعضے اُنمین متعلّق عقاید ہین اور بعض متعلق عبادات اُن مسایل مین کسی جگہہ مسئلہ جہاد کا ذکر نہین ہے اور ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے تعداد اُن مسئلون کی سات مسئلہ اپنی کتاب مین اور چودہ کتابین لکھی ہین - لکن ان مسایل مین اُن سے غلطی ہوئی ہے - چنانچہ نکتہ چینی سیّد احمد خان سی ایس آئی سے ظاہر ہے جو معہ ترجمہ انگریزی خاص مقام لندن مین طبع ہوئی ہے اور حصر کتابون کا بہی غلط ہے اور بعض ایسی کتابون کا نام لیا ہے جو کسی کے نزدیک مذہب وہابی کے نہین ہین جیسے درمختار - پس جو لوگ قبر کو نہین پوجتے مردون کی نذر و نیاز نہین کرتے مولویون اور درویشون کی رائے کی اطاعت نہین کرتے مجلس مولود نہین کرتے تعزیہ نہین بناتے کسی مذہب خاص کے پابند نہین - چوری و دغابازی و رشوت خوری و زناکاری و عہد شکنی وغیرہ افعال بد کو منع کرتے ہین اور جو دین بارہ سو برس سے چلا آتا ہے کہ جبوقت سوا اسلام کے کوئی نام مذہب کا جانتا نہ تہا اور وہ قرآن شریف اور حدیث کی کتابون مین لکہا ہے - اور وہ کتابین ساٹھہ ستّر برس بلکہ اُس سے پیشتر سے مکرر سہ کرر کلکتہ و دہلی و بمبئی و مصر وغیرہ مین طبع ہوئی ہین اور ہوتی ہین اور ان کا منشا صِرف قائم ہونا عبادت پر یعنی نماز و روزہ و حج وغیرہ فرائض پر اور بچنا ہر فساد کی بات سے اور اس قسم کی کتب و رسائل سینکڑون عدد عربی وغیرہ زبانون مین سینکڑون برس سے تالیف ہوئی ہین نہ چودہ کتابین ہین نہ چالیس انکو یہہ بدعتی لوگ جو پابند کسی مذہب خاص کے ہین وہابی کہتے ہین - ایک شخص فضل رسول نام شہر بدایون ملک ہند کا رہنے والا تہا سب سے پہلے وہابی نام اُس نے مسلمانان ہند کا رکہا

پہر اِس نام کو عوام مین مشہور کردیا جو لوگ فسادی تھے اُنہون نے حکام کے ذہن مین یہ بات ڈالدی کہ جو لوگ وہابی کہلاتے ہین وہ سرکار انگریزی کے دشمن ہین سرکار نے جو غور فرمایا تو یہہ دریافت کیا کہ مطلق وہابی کے کہنے سے کوئی ہمارا دشمن نہین سمجہا جاتا جب تک کوئی جرم بغاوت اُس سے صادر نہو مگر یہہ بات مدت دراز کے بعد سرکار نے سمجہی ورنہ ایک زمانے مین صرف کسی کے وہابی کہدینے پر بہی مواخذہ ہوجاتا تہا اب وہ بات باقی نرہی سید احمد شاہ ساکن نصیر آباد بریلی مین ایک شخص تہا جنہون نے بہت خلق کو نماز روزے پر قایم کیا اور گناہون اور فساد کے کامون سے روکا اور پہر وہ ہندوستان سے چلےگئے۔ اطراف پنجاب مین سکہون سے لڑے انکو فضل رسول بدایونی نے وہابی ٹہیرایا اور سرکار کا دشمن بتلایا حالانکہ وہ کلکتہ تک گئے تہے اور ہزارون مسلمان فوج انگریزی کے اُن کے مرید ہوئے تہے مگر اونہون نے کبہی یہہ ارادہ ساتہہ سرکار انگریزی کے ظاہر نہ کیا اور نہ سرکار نے اُن سے کچہہ تعرض فرمایا حالانکہ خاص کلکتہ سے سات سو آدمی اپنی ہمراہ لیکر حج کو گئے اور مدت دراز تک ہزارون مریدون کو ہمراہ لیکر ہندوستان کے شہرون مین وعظ و نصیحت کرتے رہے اسکی تصدیق کے واسطے تحریر سید احمد خان سی ایس آئی کافی ہے جو اُنہون نے جواب مین ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے خاص لندن مین بعبارت اردو و انگریزی طبع کرائی ہے اُسمین حال وہابیون کا اور حال سید احمد شاہ بریلوی کا اور مسئلہ جہاد و ہجرت کا اور مسئلہ دار الحرب کا اور دار الاسلام ہونے ملک ہندوستان کا اور ذکر اُن کتابون کا جنکو لوگ تصنیف وہابیون کی خیال کرتے ہین مفصل لکہا ہے اور انکا لکہنا اسواسطے زیادہ معتبر ہے کہ یہہ بڑے معتمد گورنمنٹ عالیہ اور خیرخواہ سرکار انگریزی کے ہین جنہون نے سید احمد شاہ بریلوی کو نہین دیکہا اور نہ اُن کا زمانہ پایا لوگون سے انکا حال سنا اور کتاب سید احمد خان سی ایس آئی مطبوعہ مقام لندن سنہ ۱۸۷۲ء مین لکہا دیکہا ہے۔

اسکے بعد سول وملٹری گزٹ لاہور کے ایک آرٹیکل کا خلاصہ نقل کیا ہے جس مین
۱۸۵۷ء مین علماء کا خیرخواہ گورنمنٹ رہنا مذکور ہے۔ اسکے بعد اخبار نیرہون صدی
آگرہ سے ایک مضمون اس گروہ (خصوصًا جناب مولف) کے خیرخواہ گورنمنٹ
ہونے کے شہادت مین نقل کیا اسکے بعد یہہ بیان کیا ہے کہ کتب اسلامیہ مین مسئلہ جہاد
ایسے طور پر بیان نہین ہوا کہ اسکے پڑہنے سے گورنمنٹ سے بغاوت کا کسیکو خیال پیدا ہو
اور بیان کیا کہ ۱۸۵۷ء وغیرہ مین جو مفسدے ہوئے ہین وہ اس مسئلہ کی نتائج نہین ہین
ان مفسدونکو علم مسائل نہ تھا اسکے بعد فرمایا ہے معہذا تہمت وہابیت اور جہاد کل احادیث پر
خواہ قدما ہون خواہ متاخرین محض خیال خام ہے کوئی دانشمند تجربہ کار معاملہ فہم ہرگز
اس بات کو قبول نہین کرسکتا ہے کہ سوائے اُن ملاؤن کے جو علم کامل سے جاہل اور
اور تحقیق صحیح سے عاطل ہین کوئی شخص بھی اہل علم ومعرفت سے ایسا دعوی کرے کہ
سرکار سے جہاد کرنا مذہب اسلام مین حالت موجودہ پر بالخصوص فرض ہے یا اسوقت
مین شروط جہاد موجود ہین اور مجہہ کو تو خاصتہ اس بحث مین قلم اُٹھانے سے کچھ
غرض نہ تھی مگر چونکہ ایک کتاب مجموعہ خطب جس کا نام **موعظۂ حسنہ** ہے
بہوپال مین طبع ہوئی اور وہ کتاب ایسی تہی کہ اسمین خطب جمعہ سال تمام کے فی ماہ
پنج خطبہ علماء سابقین مرحومین صدہا سال کے جمع تہے مثل **ابن الجوزی** ومحمد
ابن احمد یمنی وغیرہما اہلحدیث کی اسمین اتفاقًا ایک خطبہ غزو کا مولفہ مولوی محمد اسمعیل
مرحوم کا بھی ایک کتاب مین بذیل خطب کسوف وخسوف واستسقا ونکاح وغیرہ حسب
طریقۂ دیگر مجموعات خطب مطبوعہ بلاد متفرقہ درج تہا اسپر یارون نے مجھکو وہابی
کہدیا جس کا جواب دیباچہ کتاب **غربال** تاریخ بہوپال مین لکھا گیا ہے حالانکہ
مین نے مولوی محمد اسمعیل کو نہین دیکھا اور نہ انکا زمانہ پایا اور نہ انکی کسی کتاب مین
ذکر جہاد کا لکھا دیکھا اور نہ خاص اس خطبہ مین ذکر جہاد کا ساتھ گورنمنٹ کے ہے صرف

بیان فضیلت جہاد کا ہے جس طرح ساری کتب اسلامیہ مین لکھا ہی اُس طرح کے
خطب و کتب تاریخ سلاطین اسلام وغیرہ مین بہت لکھی ہین اور مجامیع خطب مطبوعہ
بلاد متفرقہ مین بہی موجود ہین بلکہ آٹھ. پس پہلے طبع مجموعہ خطب مذکور سے مینی کتاب
ہدایتہ السائل مین ایک فقرہ یہہ بھی تحریر کیا ہے کہ ہم پر نہ اتباع محمد بن عبد الوہاب نجدی کا
لازم ہے اور نہ اتباع محمد اسمعیل دہلوی کا حالانکہ اگر کوئی شخص مسلمان کسی عالم اسلام
کی کتاب سے کوئی مسئلہ ردّ شرک وبدعت وتقلید کا نقل کرے اور اُسکے موافق عقیدہ
رکہے اور اسکو اپنا پیشوا جانلے تو یہ بات بہی کچھہ مضر کسی سلطنت ودولت کو اس وقت
تک نہین ہوسکتی ہے جبتک کہ بنیاد کسی فساد وبغاوت کی اسپر قائم نہو علماء ہر ملت
ومذہب ایک کتاب سے ہمیشہ نقل استفادہ واستدلال کیا کرتے ہین یہہ امر کوئی جرم
مذہبی یا قانونی نہین ہے مگر جب یہہ تہمت نسبت میرے بطور مخبری لگائی گئی تو
اُسوقت جس طرح ہر شخص کو اپنے خلاف منشاء امر پر غصہ ورنج ہوتا ہے مجھکو بہی اِس
مخبری بے اصل ور تہمت محض پر غصہ ورنج پیدا ہوا ناچار مینے اِس فصل کو واسطے بیان
حال وہابیت کے تحریر کیا ہمکو وہابی کہنا ایسا ہے جیسا کوئی کسی کو گالی دے اور منسوب
کرتا ہمارا طرف اُن اشخاص کے جنکا نام بعض لوگون نے براہِ عداوت مذہبی یا خانگی
وہابی رکہا ہے اور وہ لوگ بہی وہابی نہ تہے اور نہ اُنہون نے سرکار انگریزی سے کبہی
جہاد کیا اور نہ ہندوستان مین فتوی جہاد کا لکھا سراسر نا انصافی ہے میں باتفاق
راے سید احمد صاحب خان بہادر سے جو اُنہون نے جواب ڈاکٹر منٹر صاحب مین ظاہر کی
ہے اور کتاب نکتہ چینی مین لکھی ہے یہہ کہتا ہون کہ سید احمد شاہ بریلوی جن کا نام
فضل رسول بدایونی نے وہابی مشہور کیا تہا وہ اپنی ذات سے عالم مولوی نہ تہے
ایک درویش قوم سادات سے تہے شاہ عبد العزیز دہلوی کے مریدون ہی کے
طریقہ پر چلتے تہے اور وہ اپنے باپ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے طریقہ پر تہے

اور خلق کو وعظ و نصیحت کرتے تھے اُنکی نصیحت سے ہزاروں جاہل ہندوستان
کے راہ راست پر آگئے - شاہ عبدالعزیز اور اُنکے باپ کا زمانہ ہنگامہ ملک نجد سے
قریب پایا اول تھا مگر اون کو کسی نے وہابی نہ کہا اور نہ اونہون نے ملک نجد کو دیکھا
اور نہ انکو طریقہ اہل نجد پر اطلاع حاصل ہوئی - اور نہ اُنہون نے کسی اپنی تصنیف مین
ذکر وہابیون کا لکھا بلکہ وہ نام و مذہب وہابی سے بھی آگاہ نہ تھے - اسیطرح جو تصنیف
سید احمد شاہ صاحب بریلوی اور اُنکے مریدون کی ہے اُسمین کہین بھی ذکر وہابیون
کا نہین ہے اور نہ مسئلہ جہاد کا لکھا ہے ایک کتاب اُنکی **صراط مستقیم**
نام ہے جو کلکتہ مین اُسی زمانہ مین طبع ہوئی تھی اور پھر دوبارہ اِس زمانہ مین دہلی
میرٹھ مین چھپی اُسمین مسائل درویشی ہین دوسری کتاب **تقویۃ الایمان** مولفہ
مولوی اسمٰعیل دہلوی ہے اسمین ذکر رد شرک و بدعت کا ہے کہین وہابیون کا اور
مسئلہ جہاد کا پتہ بھی نہین - یہی حال کتاب راہ سنت اور ہدایۃ المومنین کا ہے
کہ اُسمین بدعات اور تعزیہ کی بُرائی لکھی ہے - تعزیہ ایک ایسی چیز ہے کہ مذہب شیعہ
مین بھی بدعت ہے - گورنمنٹ اگر ساری کتابون کو جمع فرماکر ملاحظہ کریگی تو کسی کتاب
مین ان کتب سے مسئلہ جہاد کا یا بغاوت کا سرکار انگلشیہ سے یا فساد سکھانے کی کوئی
بات نہ پاویگی - سید احمد خان بہادر سی ایس آئی سے اِس مقام پر یہ بھول ہوئی
ہے کہ اونہون نے لقب وہابی کا حق مین سید احمد شاہ اور اُنکے مریدون اور شاگردون
کے روا رکھا اور یہہ بھی لکھا کہ ہر فرقہ حنفی مذہب وغیرہ مین بھی وہابی ہوتے ہین
مگر یہہ لوگ معتقد جہاد کے ساتھ سرکار انگریزی کے نہین ہین اور آخر فقرہ اُنکا یہہ ہے
کہ ہم اسوقت بہت سے آدمیون کا نشان دے سکتے ہین جو سرکار انگریزی کے ملازم
ہین اور ملازم بھی ایسے کہ اُنسے زیادہ خیرخواہ سرکار کا اور معتمد کوئی نہین باینہمہ وہ
اپنے تئین کھلے خزانہ بے تامل وہابی کہتے ہین اور اس کہنے پر انکو ایک طرح کا ناز ہے

مراد اس عبارت سے خود سید احمد خان بہادر ہین کہ وہ اپنی جان کو وہابی قرار دیتے ہین مگر ہمارے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ سارے جہان کے مسلمان دو طرح پر ہین - ایک خالص اہلسنت وجماعت جنکو اہلحدیث بہی کہتے ہین دوسرے مقلد مذہب خاص وہ چار گروہ ہین - حنفی - شافعی - مالکی - حنبلی - جو شخص مُلک نجد مین پیدا ہوا اور جسکی رائے پر محمد بن سعود نجدی نے بوہرون اور عرب کے مسلمانون اور بدوُون سے لڑائی کی وہ شخص حنبلی مذہب تہا - یہہ بات کتب تواریخ عیسائی و اہل اسلام دونون سے ثابت ہے پہر اہلحدیث کسطرح وہابی ہو سکتے ہین "-

اسکے بعد جناب مولف نے بڑی بسط وتفصیل کے ساتہہ چند باتین بیان کی ہین جنکا خلاصہ ہم اس مقام مین نقل کرتے ہین اصل عبارت سے بخوف تطویل تعرض نہین کرتے +

(۱) لفظ وہابی ہر شہر وملک مین جداگانہ معنی مین مستعمل ہے -

(۲) سرکاری محاورہ مین وہابی بمعنی باغی وجہادی استعمال کیا گیا ہے جسکی غلطی سید احمد خان بہادر نے سرکار کو جتا دی ہے -

(۳) جہاد کا مسئلہ اہل اسلام کے ہر فرقہ یا مذہب (شیعہ سُنّی حنفی اہلحدیث) کی کتابون مین موجود ہے مگر وہ ایسی شرائط پر موقوف ہین کہ ان کا وجود سکڑون سال سے معدوم ہے وبناءً علیہ وہ مسئلہ گورنمنٹ انگلشیہ سے متعلق نہین ہو سکتا

(۴) ان ہی شروط کے لحاظ سے امیر تیمور کی لڑائیان جہاد متصور نہین ہوئین

(۵) اسیوجہ سے محمد بن سعود نجدی وہابی کی لڑائی بہی علماء حرمین کے نزدیک جہاد متصوّر نہین ہوئی مفسد وباغی ہر قوم مین ہوتے ہین دیکہو سرحدی اقوام (جو وہابیون کے بہی سخت دشمن ہین) سرکار سے ہمیشہ فساد برپا رکہتی ہین -

(۶) اِسی وجہ سے زمانہ غدر کا جنگ شرعی جہاد نہین سمجہا گیا -

(۷) زمانہ غدر مین جہاد کے فتوے پر علماؤن کی مُہرین جبراً کرائی گئی ہین۔

(۸) اہلحدیث نے کبھی کسی کے مذہب مین دست اندازی وجبر نہین کیا اور نہ کسی سے مذہب پر لڑے ہین۔

(۹) اِن کے مخالفون کا حال اسکے برعکس ہے۔ پہر وہ برطبق مثل اولٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" انہین کو مجرم بناتے ہین

(۱۰) اسکی تائید مین قاری عبدالرحمن پانی پتی کی رسالہ کشف الحجاب کے عبارت

(۱۱) اخبار نور الانوار کا وہابیون کی تعداد اسّی لاکھ بتانا غلط ہے

(۱۲) رؤسا اسلامی ہندوستانی ریاستون کا وہابی ہونا زمانہ غدر مین ثابت ہوگیا۔

(۱۳) ریاست بہوپال کا خیرخواہ گورنمنٹ ہونا اور وقتاً فوقتاً خدمت ومعاونت کرنا اور اسپر عزت پانا۔

(۱۴) اہلحدیث کا عقیدہ جس سے انکا خیرخواہ ملک وگورنمنٹ ہونا ثابت ہی۔

(۱۵) مولف کے والد ماجد (مولانا ابوالحسن قنوجی) کا ۱۲۲۶ھ مین وہابی ہونیسے انکاری ہونا۔

(۱۶) کوئی اہلحدیث ہندوستانی وہابی نہین کہلاتا جیسے شیعہ شیعہ کہلاتا ہے حنفی حنفی۔

(۱۷) بعض مسایل مین اہلحدیث ہندوستان کا وہابیہ نجد سے اتفاق واشتراک ایسا ہے جیسا کہ بعض مسایل مین ہندؤن اور عیسائیون کو بھی انسے اشتراک حاصل ہے

(۱۸) اہلحدیث ہندوستان کا وہابیہ نجد سے مسئلہ قتل وتکفیر مخالفین مذہب مین مخالف ہونا۔

(۱۹) جو اہلحدیث ہوگا وہ کبھی گورنمنٹ کا مخالف وباغی نہ ہوگا۔

ان سب باتوں کے بعد سول و ملٹری گزٹ لاہور سے ایک مضمون نقل کیا ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے اہلحدیث ہندوستان وہابی و باغی و بدخواہ گورنمنٹ نہیں ہیں اور نہ وہابی کہلانے کے مستحق ہیں - اخیر رسالہ میں ایک خاتمہ لگایا ہے جسمیں بشہادت احادیث صحیحہ یہہ بیان کیا ہے کہ فتنہ و فساد کے زمانہ میں مسلمانوں کو اپنی تلوارین توڑ کر اپنے گہروں کا ٹاٹ بن جانے (یعنی خانہ نشین ہوجانے) یا جنگلوں اور پہاڑوں میں عزلت و خلوت نشینی اختیار کرنیکا حکم ہے - اس فساد میں شریک ہونیکی ہرگز اجازت نہیں ہے - یہہ اس کتاب کا خلاصہ مطالب ہے اب سپر اڈیٹر اپنی راے ظاہر کرتا ہے -

راۓ ایڈیٹر

یہہ کتاب پکّے مسلمانان پیروان احکام اسلام کے لئے (جو حکام و رعایا کی واجبی حقوق کی رعایت کو جزو اسلام سمجھتے ہیں) بشیر ہے - اور نا واقف مسلمانوں کے لئے (جو بعض اوقات چند اوباش خلائق کو مخالفین مذہب سے لڑتے ہوئے دیکھہ کر اسکو جہاد شرعی سمجھکر بخیال شہادت اسمین شریک ہوجاتے ہین) ایک واعظ و نذیر ہے - اور گورنمنٹ انگلشیہ کے لئے ایک دیانت دار و صداقت شعار مشیر و پولیٹکل وزیر ہے - اور مختلف فرقہاے اہل اسلام کے باہمی اتفاق و اتحاد کے لئے اکسیر ہے -

فریق اول کو تو وہ صاف بشارت دیتی ہے کہ جو کچھہ یہہ مسئلہ جہاد در اطاعت سلطنت کی باب مین انکا عقیدہ ہے خدا و رسول اور قرآن و حدیث کا وہی حکم و فیصلہ ہے وہ اپنے اس اعتقاد پر قایم و مستحکم رہین اور سلطنت کی اطاعت و عدم بغاوت کو اپنی ایمان و اسلام کا جز سمجھتے رہین -

فریق دوم کو وہ یہہ سکھاتی ہے کہ اکثر ملکی لڑائیان جنکو وہ جہاد سمجھتے ہین اور وقتاً فوقتاً انمین وہ شریک ہوجاتے ہین جہاد نہین فساد ہین شرع محمدی کیطرف سے انمین شریک ہونیکی

اجازت نہین بلکہ ایسے موقعون پر تلوارین توڑکر خانہ نشینی و عزلت گزینی کا صاف حکم ہے (حاشیہ: اچھا کا ...)

گورنمنٹ انگلشیہ کو (جو فریق سوم ہے) وہ یہہ بتاتی ہے کہ انکی رعایا سے کروڑہا مسلمان عموماً اور لکھوکہا اہلحدیث خصوصاً اُنکے سچی وفادار و پوری اطاعت شعار رعایا مین اور یہہ مشورہ دیتی ہی کہ گورنمنٹ انکو قوت بازو اور بیخ سلطنت خیال کرے اور اس خیال سے انکو اسی نظر عطوفت اور یگانگت سے دیکھے جس سے ہر ایک سلطنت اپنے ہم مذہب رعایا کو دیکھتی ہے اور اس باب مین اُن خیرخواہان سلطنت (مگر ناواقف) انگریزون کی (جنکا یہہ مقولہ ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ کی بغاوت عموماً مسلمانون یا خصوصاً وہابیون کا مذہبی فرض ہے) ہرگز نہ سنے اور یہہ خیال کرے کہ ان انگریزونکو بلحاظ علم و واقفیت مذہب اسلام سے کیا تعلق ہی اور جو لوگ اُن کے برخلاف گورنمنٹ کو یہہ بتاتے ہین کہ سلطنت کی بغاوت (خواہ وہ کسی مذہب پر ہو) مسلمانون کی مذہب مین حرام اور سخت گناہ ہے - مذہب اسلام سے کیا نسبت ہے - اور اُن کے قول کو عام اہل اسلام مین کیسی وقعت ہی -

یہہ بات تسلیم کیجاتی اور ضرب المثل ہو رہی ہے صَاحِبُ الْبَیْتِ اَدْرٰی بِمَا فِیْہِ یعنی گہروالا اُس چیز کو خوب جانتا ہی جو اس گہر مین ہوتی ہے - یہہ واقفیت اس شخص کو نہین ہوتی جو کسی کے گہر مین چوری یا اجازت سے تہوڑی دیر کے لئے آگہستا ہی اور یہہ امر بہی لایق تسلیم ہے کہ یہہ کتاب جس پر یہہ ریویو لکہا جا رہا ہے اُس شخص کی تصنیف ہی جسکو مسایل مذہب اسلام سے نہ صرف معمولی واقفیت بلکہ رتبہ اجتہاد و مجددیت حاصل ہے اور اہل اسلام مین نہ صرف شہرت و مداخلت بلکہ کمال اعتبار و قبولیت میسر ہی اسلئے اسکا قول گویا لاکہون اہل اسلام کا قول ہی -

اور یہہ امر بہی مخفی نہین ہے کہ یہہ مضامین نہ صرف آجکل پرائیوٹ طور پر خاص لوگون مین دائر ہین بلکہ ایک مدت سے اس کتاب کے مؤلف والاشان اور اُن کے

تصحیح غلطی

کارپردازان مطبع نے نمبر۱ رسالہ۶ مین مضمون مجدد کا اخیر جو ورقہ مضمون سری مریدی کے

مثل بگر اسلام کے اعیان ان مسایل کو اپنی کتابون مین چہاپتے اور اخبارون اور رسایل کے ذریعہ سے تمام ملکون مین مشتہر کرتے ہین جسمین توریہ و تصنع کا گمان و احتمال کبہی جگہہ نہین ان امور کیطرف توجہ خیال کرنے سے (امید ہے) گورنمنٹ کو کامل یقین ہوگیا کہ ان ناواقف انگریزون کے خیالات مسلمانون کی نسبت غلط ہین اور یہہ قوم گورنمنٹ کی ایسی خیرخواہ رعایا ہے جیسیکہ اور اقوام رعایا ہنود عیسائی وغیرہ ہین اور اس امر کا یقین کرنا اور اس یقین کا رعایا پر اظہار کرنا نہ صرف رعایا کے لئے موجب امن و سود مند ہے بلکہ گورنمنٹ کا فایدہ اس سے چند در چند ہے - اور اس کے برخلاف لکولہہ رعایا پر مخالفت کا گمان (جیساکہ بعض افسران گورنمنٹ کو مدت تک رہا ہے) جانبین مین وحشت و بیگانگی کا موجب ہے اور پولیٹکل اصول کی بالکل مخالف ہے - کیا اچہا کسی نے کہا ہے رعیت چو بیخ است و سلطان درخت ❊ درخت ای پسر باشد از بیخ سخت ❊

عام مسلمانون (فریق چہارم) کو وہ یہہ ہدایت کرتی ہے کہ مسلمان سب گروہ و اشخاص آپسمین ایک ہین - انکا خدا ایک رسول ایک کتاب آسمانی ایک اصول ایک پہر وہ یہہ فروعی اختلاف کے سبب آپسمین کیون لڑتے اور ایک دوسرے پر ناحق تہمتین اور حکام وقت کے پاس جہوٹی مخبریان کرتے ہین وہ سب آپسمین ایک ہو جائین اور اتفاق و اتحاد کے ذریعہ سے حسن معاشرت و شایستگی سے اوقات بسر کرین **ان نتائج و فواید کی قدرشناسی** چارون فریق مذکورہ سے حسب تفصیل ذیل ہونی چاہئے -

تینون **فریق رعایا** اہل اسلام اس کتاب کو خرید کر فریق اول اسکو اپنی پاس بمنزلہ سارٹیفکٹ کے رکہے فریق دوم و چارم اسکو اپنا رہنما و دستور العمل قرار دین گورنمنٹ اس سے مشیر و وزیر کا کام لے اسکا انگریزی مین ترجمہ کراکر قالب طبع مین لاکر اسکی ایک ایک کاپی تمام پولیٹیکل افسران و حکام سول و پولیس مملکت ہند مین تقسیم کرے - اور یہہ ہدایت کر دے کہ جملہ افسران گورنمنٹ عموماً اہل اسلام اور خصوصاً اہلحدیث کو اس کتاب کی شہادت سے اس سلطنت کے سچے وفادار اور پوری اطاعت

نمبر پولیٹیکل اشارات مسلمان ایڈیٹرون کے خیالات علماء اسلام کے مناظرات - عام اہل اسلام کے حالات اور متعدد اخبارون (مشیر قیصر مظہر العجائب اکمل الاخبار نور الانوار طوطی ہند کشف الاخبار کوہ نور وغیرہ) کے بعض مضامین کے جواب پر مشتمل ہین - لہذا یہ گورنمنٹ ایڈیٹرز - علماء و عام اہل اسلام سبھی کی توجہ کے لایق ہین ⁂

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

على صاحبها الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر ہشتم و نہم — جلد ششم

معہ

ضمیمہ متضمن مذہب محدثین اہل السنۃ

بابت ماہ شوال و ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۰ھ مطابق اگست ستمبر سنہ ۱۸۸۳ عیسوی

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ و ضمیمہ

درجات و مراتب قیمت: درجہ	مرتبہ	تفصیل خریداران بشرح مراتب	قیمت سالانہ: بابت رسالہ	بابت ضمیمہ
(۱)	اخص قیمت	اسلامی ریاستون کے نواب اور رئیس	للعہ	سے
(۲)	خاص قیمت	گورنمنٹ انگریزی و معزز عہدہ داران گورنمنٹ عام اغنیاء اہل ریاست سیاہیا	عہ	سے
(۳)	عام قیمت	متوسط اہل وسعت	سکر	عہ
(۴)	رعایتی قیمت	کم وسعت جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نرکہین در سالانہ پیشگی داخل کرین	سے	۱۲ر
(۵)	للاہی قیمت	بیوت جو دس روپیہ ماہوار کی آمدنی نرکہین مگر علمیت رکہین اور اشاعت کرین	ثواب آخرت	دعاء خیر

(۳) یہہ رسالہ اور ضمیمہ دو نو ماہواری ہین (۳) ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہین ہوتا (۴) خط و کتابت وادای رسالہ تا اطلاع ثانی مہتمم کے پورے نام و خطاب سے حسب نشان ذیل ہونا چاہیے (۵) ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈی کسی سبیل سے بہہ ذمہ مہتمم ذمہ ہوگا ⁂ ابو سعید محمد حسین لاہوری مہتمم اشاعۃ السنۃ لودیانہ

مطبع چشمہ نور امرتسر مین چھپا